توہین آمیز خاکوں کا مسئلہ......عالم اسلام کی حکمت عملی کیا ہو؟

ثروت جمال اصمعی

آزادیٔ اظہار کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متعصبانہ اور شرانگیز مہم، عین اس وقت شروع کی جب پوری مسلم دنیا میں اسلامی قوتیں جمہوری ذرائع سے اپنی مقبولیت ثابت کررہی ہیں۔ مصر، فلسطین، عراق، ایران، پاکستان، بنگلہ دیش، ملائیشیا، انڈونیشیا، اردن، بحرین، سعودی عرب، ترکی اور الجزائر وغیرہ کے انتخابی تجربات اس کا کھلا ثبوت ہیں۔ خود یورپ اور امریکہ میں ہر سال ہزاروں مردوزن حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اسلام کے کسی جدید روشن خیال اور اعتدال پسند ایڈیشن سے متاثر ہوکر مسلمان نہیں ہوتا بلکہ یہ سب کے سب اسی پندرہ سو سال پرانے اسلام کو جوں کا توں اپناتے ہیں۔ مسلمان ہونے والی مغربی خواتین کسی چوں چراں کے بغیر ستروحجات کی پابندیاں خوشی خوشی قبول کرتی ہیں اور مردوں کی شکل وصورت اور معمولات زندگی ان کے دل کی تبدیلی کی شہادت دینے لگتے ہیں۔

حالات کے اس تناظر میں یکے بعد دیگرے متعدد مغربی ملکوں کے اخبارات کی جانب سے انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب جس کا نتیجہ لازمی طور پر دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے اندر شدید اضطراب اور اشتعال کی صورت میں برآمد ہونا تھا، پھر اس شرانگیزی اور منافرت خیزی کو ذرائع ابلاغ کا جائز حق قرار دینے پر اصرار، اسکے بعد بش بلئیر اور یورپی یونین کی طرف سے اس موقف کی بڑی حد تک ہمنوائی اور حالات کی خوبی میں براہ راست شریک ڈینش وزیراعظم سے فون پر اظہار یکجہتی......ان سب کو محض ایک سلسلۂ اتفاقات باور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تو ممکن ہے کہ اس سلسلے کا آغاز کسی طے شدہ مشترکہ منصوبہ بندی کے تحت نہ ہوا ہو لیکن بعد میں درجنوں مغربی ملکوں کی اس میں سرگرم شرکت اور ایک قطعی نامعقول موقف پر ہٹ دھرمی کے ساتھ قائم رہنا ایک سوچی سمجھی سازش ہی ہوسکتی ہے اور اس کا مقصد حالات کو بالآخر تہذیبوں کے تصادم کے اس نظریے کی عملی تکمیل تک پہنچانا دکھائی دیتا ہے جو کہ کمیونسٹ روس کے خاتمے کے بعد سے مغربی مفکر پیش کررہے ہیں۔ اس نظریے کا خلاصہ یہ ہے کہ اب دنیا میں اسلام وہ واحد نظام حیات ہے جس سے مغربی تہذیب کو خطرہ درپیش ہے لہٰذا اس کی حفاظت کے لئے اسلام اور کم ازکم ''سیاسی اسلام'' کے خطرے کا قلع قمع ضروری ہے۔ مسلم دنیا میں امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں کی جارحانہ سرگرمیاں اسی فکر کے تابع دکھائی دیتی ہیں اور مغربی ملکوں کی جانب سے اتنی بڑی تعداد میں اور اتنے منظم انداز سے مسلمانوں کی محبوب ترین ہستی کے ہدف تضحیک بنائے جانے سے

لگتا یہی ہے کہ مغرب اور اسلام میں ٹکراؤ کی مطلوبہ منزل کو جلد سے جلد قریب لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ نیا کروسیڈ شروع کرنے اور پھر اس میں بتدریج شریک ہوتے چلے جانے والے عناصر شاید اس گمان میں مبتلا تھے کہ اس کھیل میں چت بھی ان کی ہوگی اور پٹ بھی۔ اس چال سے ان کا اولین مقصد تو یہی ہوگا کہ مسلم ملکوں کے اندر جمہوری ذرائع سے اپنی مقبولیت ثابت کرنے والی اسلامی قوتوں کو مشتعل کر کے تشدد پر آمادہ کیا جائے اور پھر دنیا کو بتایا جائے کہ اسلامی تحریکیں جمہوری تقاضے پورے کرنے کی اہلیت سے محروم ہیں۔ اسلام بنیادی طور پر دہشت گردی کا مبلغ تحمل و برداشت سے عاری اور جمہوری اصولوں اور آزادیوں پر مبنی مغربی تہذیب سے متصادم ہے۔ اسلامی قوتیں عالمی امن کے لئے خطرہ ہیں۔ یہ کبھی جمہوری عمل کا حصہ نہیں بن سکتیں لہٰذا انہیں کچلے بغیر اور ''سیاسی اسلام'' کا خاتمہ کئے بغیر دنیا میں سکون نہیں ہوسکتا۔ غالباً اسی طرح مسلم ملکوں میں مغرب کے تابعدار حکمرانوں کو بھی جمہوری سیاست میں ابھرتی ہوئی اسلامی تحریکوں کو دبانے کا ایک جواز مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس سازش کے خالقوں کے پیش نظر یہ بھی یقیناً ہوگا کہ اس تدبیر سے مغرب میں قبول اسلام کے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کی جائے اور اسلام کی طرف مائل ہونے والوں کو بتایا جائے کہ اسلام امن وآشتی اور محبت کا نہیں، بدامنی، تشدد، نفرت اور خونریزی کا علمبردار ہے اور اگر بفرض محال اسلامی تحریکیں اس شیطانی شرارت پر کوئی تند و تیز ردعمل ظاہر نہ کریں تو اس صورت میں یہ تحریکیں خود پوری دنیا میں عام مسلمانوں کے نزدیک بزدل اور بے حوصلہ قرار پائیں گی اور ان کے چڑھتے سیلاب کے آگے مسلمان عوام کے مجروح اور شکستہ جذبات کا ملبہ خود ہی بند باندھنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس کے علاوہ بے بسی، لاچارگی اور شکست خوردگی کی کیفیت پوری دنیا کے مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی۔ واقعات وحالات کی گواہی یہی ہے کہ اس سازش کے پس پشت یہ تمام مقاصد کارفرما تھے مگر قدرت کے منصوبے شاید کچھ اور ہیں چنانچہ چند ہفتوں کے اندر ہی یہ چال خود سازشی عناصر پر الٹتی نظر آرہی ہے۔ پوری امت مسلمہ نے اس معاملے میں جس ایمانی حمیت اور یکسوئی و یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے، وہ بجائے خود اسلام کے ناقابل شکست ہونے کا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ مغرب کے انتہا پسند عناصر کے متعصّبانہ رویے نے ان کے رواداری اور شائستگی کے تمام دعووں کی قلعی بالکل کھول کر رکھ دی ہے۔ پھر اظہار رائے کی آزادی کے نام پر اسلام کے خلاف اشتعال انگیز کارٹونوں کی اشاعت کی، اس بھونڈی اور ناپاک مہم کو جائز ثابت کرنے کے لئے دیئے جانے والے دلائل اتنے بودے ہیں کہ اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ یہ دلائل کسی معقول آدمی کو قائل کرنے کی صلاحیت سے بالکل عاری ہیں اور خود مغرب میں تنقید کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، اس واقعے سے ثابت ہے کہ خود اس مکروہ مہم کا آغاز کرنے والے اخبار جیلنڈز پوسٹن نے تین سال پہلے اپریل 2003ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بنائے گئے کارٹون چھاپنے سے یہ کہہ کر معذرت کرلی تھی کہ اس سے قارئین کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔ برطانوی جریدے گارجین اور نیوز ایجنسیوں کے توسط سے سات فروری کو منظر عام پر آنے والی ایک رپورٹ کے مطابق یہ خاکے تیار کرنے والے ڈینش کارٹونسٹ کرسٹوفر زیلر نے خود یہ داستان بیان کی ہے۔ اس کے بقول حضرت عیسیٰ کے دوبارہ زندہ کئے جانے کے حوالے

سے بنائے گئے اس کے چند بے ضرر اور پرلطف خاکوں پر اسے اخبار کے میگزین ایڈیٹر کی جانب سے یہ جواب دیا گیا کہ ''میں نہیں سمجھتا کہ جیلنڈز پوسٹن کے قارئین ان خاکوں سے محظوظ ہوں گے۔ اسکے بجائے میری رائے میں یہ عملاً اشتعال اور شورشرابے کا سبب بنیں گے۔ اس لئے میں انہیں استعمال نہیں کروں گا''۔ اس واقعے کے سامنے آجانے سے یہ حقیقت پوری طرح بے نقاب ہوگئی ہے کہ مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والے کارٹونوں کا آزادیٔ اظہار سے ہرگز کوئی تعلق نہیں بلکہ مغرب کے اپنے معیارات کی رو سے ہرگز کوئی تعلق نہیں بلکہ مغرب کے اپنے معیارات کی رو سے یہ ایک دانستہ اشتعال انگیزی اور گھناؤنی سازش ہے اور آزادی صحافت کے نام پر اس کا دفاع کھلی منافقت اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اسی صورتحال کا نتیجہ ہے کہ خود مغرب کے دیانتدار اہل علم اور قلمکار برملا اس طرز عمل کی مذمت کررہے ہیں۔ بعض اخبارات نے اس حرکت پر معافی بھی مانگی ہے جبکہ عام لوگوں میں انتہا پسند اور متعصب سازشی عناصر کے رویے پر سوچ بچار کے ساتھ ساتھ اسلام کے بارے میں جستجو کی ایک نئی اور طاقتور لہر نے جنم لیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل مغرب تک اسلام کا درست تعارف پہنچانے کا ایک سنہری موقع مسلمانوں کو فراہم کردیا ہے۔ اب یہ ہم مسلمانوں کا کام ہے کہ ہم اس سے کیسے اور کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ عالمی اسلامی تحریکیں اور اس مقصد کے لئے اچھی طرح سوچ سمجھ کر ایک مشترکہ حکمت عملی ترتیب دیں اور پھر پورے اہتمام سے اسے بروئے کار لائیں۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغرب کی متعصبانہ مہم نے دنیا کے سامنے اسلام کا درست تعارف پیش کرنے کا جو سنہری موقع مسلمانوں کو فراہم کردیا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کے حوالے سے سب سے پہلی بات تو یہی ہے کہ اسلام سے کھلے بغض پر مبنی اس مہم کے خلاف خود مسلمانوں کا طرز احتجاج اسلام کے تعارف کا اولین ذریعہ ہے۔ اگر یہ پوری طرح اسلامی احکام کے تابع ہو تو غیر جانبدار لوگوں ہی کے نہیں بدترین مخالفین کے دلوں کو جیتنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ اس حوالے سے مکمل ہدایات قرآن وسنت میں موجود ہیں اور اسلامی تحریکوں کی قیادتوں اور علمائے کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی انہیں ملحوظ رکھیں اور مسلم عوام کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ علمی وفکری میدانوں اور ابلاغ کے محاذ پر اسلامی قوتوں کی جانب سے عالمی سطح پر منظم اور مربوط جدوجہد انتہائی ضروری ہے جس کا فی الوقت تقریباً فقدان نظر آتا ہے۔ ایسے چوٹی کے چند مسلمان اسکالر جو قرآن وسنت کی حقانیت پر پورا اعتماد رکھتے ہوں، جن کا قلب وذہن دونوں مسلمان ہوں اور جو اسلام کے بارے میں کسی معذرت خواہی کا شکار نہ ہوں، اگر صرف اس کام کے لئے فارغ کردیئے جائیں کہ وہ اسلام کے خلاف نت نئی شکلوں میں آئے دن کئے جانے والے پروپیگنڈے کا جدید ذہن کے مطابق اطمینان بخش جواب دیں گے، روزمرہ حالات وواقعات اور معاملات ومسائل کے حوالے سے تحقیق وتجزیے کا کام کریں گے، انسانیت کے لئے اسلام کے دعوت اور پیغام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کریں گے، مغربی تہذیب نے انسانیت کیلئے جو سنگین مسائل پیدا کئے ہیں ان کی نشاندہی کرکے اسلام کی روشنی میں ان کا حل سامنے لائیں گے............ تو اسلام کے دفاع اور ابلاغ کا ایک مستقل نظام وجود میں آسکتا ہے۔ جدید اصطلاح میں اسے مسلم

دنیا کا عالمی تھنک ٹینک کہا جاسکتا ہے۔

مغرب نے اپنے مخصوص مقاصد کے لئے اسلام اور عالم اسلام پر کام کرنے والے بے شمار تھنک ٹینک بنا رکھے ہیں لیکن اسلامی دنیا میں بین الاقوامی سطح پر ایسا کوئی ادارہ فعال دکھائی نہیں دیتا۔ اس کمی کو بلاتاخیر پورا کیا جاتا ہے۔ یہ کام حکومتوں سے کہیں بہتر انداز میں اسلامی تحریکیں کرسکتی ہیں۔ اس کے لئے جو جذبہ، ولولہ اور بصیرت درکار ہے وہ سرکاری دربار کے وابستگان کے بس کی بات نہیں۔ اس ادارے کو سرکاری مصلحتوں اور سرخ فیتے کا شکار ہونے سے بچانے کے لئے وسائل بھی مسلم دنیا کے اہل خیر کو نجی طور پر فراہم کرنے چاہیں۔ جوامت پوری دنیا میں جہادی تحریکوں کی مالی سرپرستی کرسکتی ہے اس کے لئے اپنے چند اہل علم کو فکری محاذ پر لڑنے کے لئے دنیاوی فکروں سے فارغ کردینا یقیناً مشکل نہیں ہے۔ بس ضرورت اس جانب توجہ دینے کی ہے۔ جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سبب اب دنیا کے کونے کے لوگ ایک دوسرے سے بآسانی اور ہمہ وقت مربوط رہ سکتے ہیں اور علمی وفکری کام کے لئے باہمی تبادلۂ خیال اور مشاورت میں جغرافیائی فاصلے قطعاً حائل نہیں رہے ہیں۔

اسلام پر دہشت گردی، خواتین کے حقوق، اقلیتوں سے بدسلوکی، انسانی حقوق کی پامالی وغیرہ کے حوالے سے جو حملے مغرب کے فکری مورچوں سے آئے دن ہوتے رہتے ہیں، ان کا جواب دینے کے لئے اسلامی دنیا کے علمی جرائد کے خصوصی نمبر پورے عالم اسلام کے اہل علم ودانش کے تعاون سے شائع کئے جانے چاہئیں۔ ان کاوشوں کی حیثیت بھی محض دفاعی نہیں ہونی چاہئے بلکہ مغرب کے سیکولر نظام سیاست اور سرمایہ دارانہ معیشت کے ہاتھوں انسانیت ......غربت اور بے روزگاری، ارتکاز دولت، امیر اور غریب کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلوں، سودی نظام کی تباہ کاریوں، آزادئ نسواں کے نام پر عورت کے بدترین استحصال اور ایسے ہی جن دوسرے مصائب میں مبتلا ہے......ان خصوصی شماروں میں ان کا مکمل تجزیہ بھی کیا جائے اور اسلام ان مسائل سے کس طرح نمٹ سکتا ہے، اس بارے میں مکمل تجزیہ بھی کیا جائے اور اسلام ان مسائل سے کس طرح نمٹ سکتا ہے، اس بارے میں مکمل رہنمائی بھی فراہم کی جائے۔ یہ کام بھی اسلامی تحریکیں ہی بہتر طور پر کرسکتی ہیں۔ اس کے لئے اچھی منصوبہ بندی کی جائے، بنیادی موضوعات اور ان کے ذیلی عنوانات کا تعین اچھی طرح سوچ سمجھ کر کیا جائے، پھر یہ مصنوعات موزوں ترین افراد کے لئے مختص کئے جائیں اور مواد کی فراہمی میں بھی پورا تعاون کیا جائے، تو بہت اچھی کاوشیں منظر عام پر لائی جاسکتی ہیں۔ لکھنے والوں کو کسی بھی زبان میں لکھنے کی آزادی حاصل ہونی چاہیے اور ان کی تحریروں کا بعد میں ترجمہ کرانے کا مناسب بندوبست کیا جانا چاہیے۔ اصل دستاویز عربی، اردو، انگریزی، کسی بھی زبان میں منظر عام پر لائی جاسکتی ہے مگر بعد میں اس دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں ترجمہ کرکے شائع کرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ پاکستان میں شوسلزم کے خلاف یہ کام اسلامی قوتوں نے انتہائی مؤثر انداز میں کیا تھا۔ انسانیت دشمن مغربی سرمایہ داری کے خلاف بھی علمی وفکری جہاد وقت کی آواز ہے۔ اسلام اور مادہ پرستی میں براہ راست جنگ شروع ہوچکی ہے اور اسے جیتنے کے لئے بارود سے زیادہ دلیل کی قوت درکار ہے۔ اور الحمدللہ دلیل کے میدان میں اسلام کا کوئی

مدمقابل نہیں۔ضرورت صرف اللہ کے پیغام کو درست طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ہے۔ اسلامی تحریکوں کا سیاسی جدو جہد اور جہادی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اس محاذ پر بھی پوری طرح سرگرم ہونا ضروری ہے۔

ابلاغ کے محاذ پر اسلام کی جنگ لڑنے کے لئے جدید ذرائع ابلاغ سے بھرپور کام لیا جانا انتہائی ضروری ہے۔اس کی بہت کم وقت میں اور بہت تھوڑے وسائل کے ساتھ روبعمل لائی جاسکنے والی ایک تدبیر ویب سائٹس کی ہے۔ فی الوقت عالم اسلام کی کوئی نمائندہ ویب سائٹ انٹرنیٹ پر موجود نہیں ہے۔ عالمی اسلامی تحریکیں باہمی تعاون اور مشاورت سے یہ کام بھی کرسکتی ہیں۔تاہم اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے اور اس کے بارے میں کئے جانے والے گمراہ کن پروپیگنڈے کا بروقت ازالہ کرنے کے لئے ،ایک ایسا ٹی وی چینل بھی اسلامی قوتوں کو قائم کرنا چاہیے جس کے ذریعے واقعات کو ان کے صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے لایا جائے اور وقت کے مسائل پر اسلام کا موقف دوٹوک اور بے لاگ انداز میں پیش کیا جائے۔اس چینل کی نشریات کم از کم تین زبانوں یعنی اردو، عربی اور انگریزی میں ہونی چاہئیں۔احتجاجی مظاہروں، مصنوعات کا بائیکاٹ اور سفارتی تعلقات کا خاتمہ وغیرہ جیسے اقدامات کی بلاشبہ اپنی افادیت ہے لیکن دورس نتائج کے لئے ٹھوس اور پائیدار حکمت عملی ناگزیر ہے جس کے چند نکات اس سلسلہ تحریر میں پیش کئے گئے۔تاہم اس سمت میں فوری اقدامات وقت کی ناگزیر ضرورت ہیں اور عالمی اسلامی قوتوں کو اسے اپنی اولین ترجیحات میں شامل کرنا چاہیے۔ ☆......☆......☆

طلبا. اور اساتذہ کے لئے عظیم

خوشخبری

علم الصرف کا انسائیکلوپیڈیا

مسمّٰی بہ

الانوار الاشرفیہ فی الفوائد الصرفیہ

افادات

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء

حضرت مولانا محمد اشرف شاد صاحب مدظلہم

رئیس جامعہ اشرفیہ مالکوٹ

888 صفحات

آج ہی طلب کریں

امتیازات

- مقدمہ ارشاد الصرف مکمل و مفصل
- صرف کبیر باب ضرب مع ترجمہ اردو مکمل
- قوانین ارشاد کی تسہیل احترازی اور مطابقی مثالوں کے ساتھ
- شلاثات سمیت تمام ابواب کی مکمل صرف صغیر وکبیر با جراء قوانین وجوبیہ
- تقریباً 1800 حل شدہ قرآنی واحتمالی صیغہ جات کا گرانقدر ذخیرہ
- صیغہ جات وزن اور قانون کی نشاندہی کے ساتھ
- مشکل صیغوں کی تعلیلات حاشیہ پر
- رسم الخط اور صحت اعراب کی بھرپور کوشش
- دیگر حواشی مفیدہ

تالیف

مولانا مفتی محمد احمد انور صاحب

خریج جامعہ دار العلوم کراچی ★ التخصص جامعہ خیر المدارس ملتان

ناشر

المکتبۃ العلمیۃ

جامعہ اشرفیہ مالکوٹ
تحصیل کبیر والا، ضلع خانیوال
TEL: 0652-432212
MOB: 0302-7304001